بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبہ جمعہ

گمراہ کرنے والا دوست

۲۶ جون ۲۰۲۶ء

خطبہ مسنونہ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾

بے شک تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کی برائیوں اور اپنے اعمال کی خرابیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے، اور تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تم مسلمان ہو — سورۃ آل عمران: ۱۰۲

اسبابِ نزول میں وارد ہوا ہے کہ **عقبہ بن ابی معیط**، جو قریش کے مشرکین میں سے تھا، نے اپنے گھر میں ایک ولیمہ کا اہتمام کیا اور قریش کے مشرکین میں سے بعض سرداروں کو مدعو کیا۔ مدعوئین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے۔ جب دسترخوان بچھایا گیا اور کھانا لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے انکار فرما دیا جب تک کہ عقبہ کلمۂ اسلام نہ پڑھے۔ عقبہ بن ابی معیط کو یہ بات بہت ناگوار گزری کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر سے یوں لوٹ جائیں کہ دسترخوان بچھا ہو اور انہوں نے کھانا نہ کھایا ہو، چنانچہ اس

نے تمام مجلس کے سامنے کلمۂ اسلام پڑھ لیا۔ اس کا ایک دوست تھا جس کا نام ابی بن خلف تھا اور وہ اس وقت مکہ سے غائب تھا۔ جب وہ واپس لوٹا تو اسے بتایا گیا: "تیرے ساتھی نے دین بدل لیا۔" ابی فوراً عقبہ کے پاس آیا اور کہا: "کیا واقعی تو نے دین بدل لیا؟" عقبہ نے جواب دیا: "وہ میرے گھر میں آئے اور اڑ گئے کہ جب تک میں ان کے لیے کلمۂ اسلام نہ پڑھوں وہ میرا کھانا نہیں کھائیں گے، تو میں نے چاہا کہ ایک بات سے ان کا دل رکھ لوں۔" اس پر ابی نے کہا: "میرا منہ تیرے منہ کے لیے حرام ہے جب تک تو محمد کے پاس جا کر ان کے منہ پر نہ تھوکے اور ان کا دین انہیں واپس نہ کرے!" چنانچہ عقبہ نے وہ کر دیا جو اس کے دوست نے مطالبہ کیا تھا — موقع ڈھونڈا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی، اسلام سے اپنی برأت ظاہر کی اور ان کے چہرے پر تھوک دیا، لیکن وہ تھوک چنگاری بن کر اس کے اپنے منہ پر آپڑی اور اس کے چہرے کا ایک حصہ جلا ڈالا۔

یہ ہے جو ہوا — اور یہی وہ واقعہ ہے جو علمائے سیرت اور اسباب النزول کی کتابوں کے اہل علم نے روایت کیا ہے۔ اب سنیے اللہ عزّ وجلّ کا اس واقعے پر تبصرہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

سورۃ الفرقان — آیات ۲۷ تا ۲۹

﴿وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلاً ۝ يَا وَيْلَتَى لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلاً ۝ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنسَانِ خَذُولاً﴾

اور جس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا اور کہے گا: "کاش! میں نے رسول کے ساتھ راہ اختیار کی ہوتی۔ ہائے میری بربادی! کاش! میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ بے شک اس نے مجھے ذکر سے گمراہ کر دیا جبکہ وہ میرے پاس آچکا تھا۔" اور شیطان انسان کو بے یار و مددگار چھوڑنے والا ہے — سورۃ الفرقان: ۲۷-۲۹

اللہ کے بندو! آج کتنے لوگ ہیں جو عقبہ بن ابی معیط اور ابی بن خلف دونوں کی جگہ لے چکے ہیں! کتنے ہیں یہ گمراہ اور گمراہ کرنے والے! اللہ باری تعالیٰ کا یہ بیان صرف انہی دو اشخاص کے بارے میں نہیں جن کے سبب یہ آیات نازل ہوئیں، بلکہ یہ آیت ہر اس شخص کو شامل ہے جو ابی بن خلف کی راہ پر چلا اور اپنی گمراہی پر ہی قانع نہ رہا بلکہ دوسروں کو بھی گمراہ کرنے پر مصر رہا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا کلام ہر اس شخص کو شامل ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی قربت کی لذت چکھی، توبہ کی مٹھاس اور ایمان کے دامن میں واپسی کا سرور محسوس کیا، پھر اس سرور اور اس لذت کو گمراہی اور کفر کی طرف لوٹنے سے بدل لیا۔

کتنے ہی ساتھیوں نے اپنے رفیق کو ہدایت پہنچنے کے بعد اس سے روکا! اس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے روکا، اللہ عزّ وجلّ کے ساتھ **مناجات کی لذت** سے روکا، سحر کے وقت **سجدے** سے روکا، تنہائی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے راز و نیاز سے روکا — اور اس کے اور اس لذت کے درمیان دیوار بن گیا جس میں وہ بار بار ڈوبا تھا۔ کتنے لوگ فاسد دوستی کا شکار ہو گئے — اور اللہ نے سچ فرمایا:

سورة الزخرف — آیت ٦٧

﴿الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ﴾

اس دن گہرے **دوست** ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے — سوائے **متقین** کے — سورة الزخرف: ٦٧

اور ان لوگوں کے بارے میں اور کل انہیں جو آفت آنے والی ہے، اور اس ندامت کے بارے میں جو ان کے دلوں کو کھائے گی، **اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے:**

سورة القلم — آیات ۴۲-۴۳

﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ﴾

جس دن پنڈلی کھول دی جائے گی اور انہیں سجدے کے لیے بلایا جائے گا تو وہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ذلت انہیں ڈھانپ لے گی — حالانکہ انہیں دنیا میں صحت و سلامتی کی حالت میں سجدے کے لیے بلایا جاتا تھا — سورة القلم: ۴۲-۴۳